رسالۂ مشیت

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر
ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو

فہرست

	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
مقدمہ	4	ایک احمقانہ کام اور اس کا حاصل	6
عمل کا درست طریقہ اور اس کا نتیجہ	7	ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت	7
اعلیٰ مقاصد کیلئے سخت محنت درکار	8	قرب الٰہی کا حصول	10
عاشقان الٰہی	11		

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

تیار کنندہ:

این وائی ایف منظور کالونی محمود آباد یونٹ کراچی

رسالہ مشیت

یہ رسالہ اہل علم کے ہاں رسالہ مشیت یا رسالہ مشتیہ کے عنوان سے مشہور ومعروف ہے اصل رسالے کا غالبًا شاہ ہمدان نے کوئی نام نہیں رکھا غالبًا نسخہ نویس کاتبوں نے مندرجات دیکھ کر اس کا نام مشیت رکھ دیا ہے۔ یہاں مشیت سے مراد مشیت وارادہ وخواہش الٰہی ہے۔

اس رسالے کا آغاز میر سید علی ہمدانی ایک شعر سے کرتا ہے پھر ایک خوبصورت تمثیل لاتا ہے اس تمثیل میں پیاسے لوگوں کیلئے ایک شخص ایک کنواں قائم کرتا ہے کنواں کو موزون جگہ پر گہرائی تک کھودنے تعمیر کرنے کی بجائے وہ ایک گڑھا سا بناتا ہے جس میں دور سے پانی لا کر ڈالتا ہے اور اسے کنواں قرار دینے کے ساتھ ساتھ پیاسوں کی سیرابی کا ذریعہ سمجھ بیٹھتا ہے شاہمدان اس کی اس شارٹ کٹ کام کو بے وقوفی، ناپائدار اور فضول سمجھتا ہے اسی طرح بعض عرفانی اصطلاحات یاد کرنا اور اس پر اترانا فضول ہے جس طرح کنواں کھودنے کیلئے منصوبہ بنانا، کھودنے کا سامان مہیا کرنا، گہرائی تک کھودنا پھر اس کی تعمیر ونگہداشت کرنا محنت طلب کام ہے اسی طرح روحانیت وعرفان کے حصول کیلئے آدمی کو سخت محنت اور طویل وقت تک ریاضت ومشقت کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر گوہر مقصود ہاتھ آتا ہے۔

اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ آیا صوفیہ ترکی۔ ایک مجموعہ نمبر 2873 کا گیارہواں نسخہ یہی رسالہ ہے۔

2۔ تہران یونیورسٹی ایران نمبر 3258 کا چوتھا نسخہ ہے۔

3۔ تہران یونیورسٹی ایران کے دانشکدہ ادبیات میں نمبر 346 ایک نسخہ موجود ہے۔

4۔ تہران کتابخانہ ملک ایران میں دو نسخے ہیں اول نمبر 4250/22 یہ نسخہ 907ھ میں ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے کتابت کی ہے اس کے ساتھ حضرت امیر کے 27 گفتار بھی ہیں اور

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

دوم 4274/8 کا آٹھواں نسخہ اس کے ساتھ 24 گفتار ہیں۔

-5 لینن گراڈ روس میں مجموعہ نمبر c-1092 میں اس کے نسخے تحت نمبر 256,190 موجود ہیں

-6 ادارہ علوم شرقیہ تاشقند میں دو نسخے ہیں اول 2312/xvii عبدالرحمٰن بن علی کے ہاتھوں 991ھ میں کتابت ہوا ہے دوم 754/ii جو 1245ھ میں نامعلوم کاتب نے کتابت کیا ہے۔

-7 آستان قدس رضوی ایران نمبر 1790 نسخہ ہے۔

-8 مجلس شورائے اسلامی ایران نمبر 3660 کا ساتوں نسخہ یہی ہے۔

-9 گنج بخش نمبر 4409 یہ نسخہ 851ھ سے قبل کا لکھا ہوا ہے۔

-10 گنج بخش نمبر 54176 اس پر سال درج نہیں ہے۔

-11 انجمن ترقی اردو کراچی نمبر 2 ق ف 43 اس پر ایک مہر ہے جس پر 1158 کا سال درج ہے۔

-12 ٹنڈو قیصر حیدرآباد سندھ اسے بہاؤالدین سندھی 22 محرم 1176 کو مکمل کیا ہے۔

-13 تہران یونیورسٹی ایران نمبر 3258 موجود ہے۔

-14 برٹش میوزیم لندن میں ایک نسخہ موجود ہے۔

-15 تاجکستان نمبر 2190 کے تحت ایک نسخہ موجود ہے۔

-16 تاشقند میں تین نسخے نمبر 2348 تا 2350 موجود ہیں۔

شائع شدہ نسخے

یہ رسالہ پہلی بار ڈاکٹر نعمت اللہ ایران زادہ کی تحقیق و تحلیل اور توضیح کے ساتھ 2005 میں

NYF Manzoor&Mehmoodabad Unit Khi

دانش شمارہ 81 میں شائع ہوا ہے

اوپر ہم نے 18 قلمی اور ایک چھاپی نسخے کا تعارف پیش کیا ہے اس سے اہل علم وفضل کے ہاں اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Khi

رسالہ مشیت

پی نہ بری ذرۂ زان چه طلب میکنی   تانشوی ذره وار درغم او ناپدید
کار کن ار عاشقی، بارکش ار مفلسی   زان که برین سرسری یار نیاید پدید
سوخته شو تا مگر در تو فتد آتشی
کآتش او چون بجست سوخته را بر گزید

☆یعنی جس کو تم چاہتے ہو اس کے سامنے جب تک تم ذرہ نہ بن جائے اور اس کے فکر وغم میں نابود نہ ہو جائے تم اس سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم عاشق ہے تو عشق کا کام کرو اگر مفلس ہے تو بوجھ ڈھویا کرو کیونکہ ایسے آسان اور سرسری باتوں سے محبوب ظاہر نہیں ہوا کرتا۔ تمہیں عشق کی آگ میں پڑ کر جلنا ہوگا کیونکہ جب آتش عشق بھڑک اٹھتی ہے تب کسی جلنے والے کو معشوق چن لیتا ہے

NYF Manzoor&Mehmoodabad.nic

ایک احمقانہ کام اور اس کا حاصل

اے درویش! اس قسم کے معاملات میں تمہاری گفتگو، تم جیسے لوگوں کی گفت وشنید اور اس قسم کی عبارتوں کا اظہار ایسے (بیوقوف لوگوں کے) قلب سلیم میں بیٹھ جاتا ہے جس نے مفاد عامہ کے جگہوں پر پانی کے کنواں دیکھ لیا جس سے لوگ ہر قسم کا نفع اٹھاتے اس نے سقاوغیرہ سے چاہا کہ اس کیلئے بھی پانی کی کوئی جگہ یا پانی کی کوئی منزل ہو اس نے خشک بیابان میں ایک خشک گڑھے کو تلاش کیا پھر دور دراز موجود ایک کنواں سے پانی لایا اور اسے مذکورہ گڑھے میں انڈیل دیا وہ بےقوف احمق اتنا بھی نہ جانتا تھا کہ پانی حاصل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے (اچھی طرح غور وخوض کر کے منصوبہ بندی کرے پھر موزون جگہ منتخب کر کے) وہاں کنواں کھودنے کیلئے خوب کوشش کرنی چاہئے تا کہ اصل مقصد

تک پہنچ جائے پھر بھی ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ پانی پینے اور نفع اٹھانے کے قابل ہے یا نہیں؟ کیونکہ پانی کا ذائقہ، بو اور رنگ معنوی لحاظ سے چشمے والی زمین کی استعداد اور قسم پر منحصر ہوتا ہے فی الجملہ جدوجہد سے فراغت اور پانی برآمد ہونے کے بعد پانی اگر بدبو، تلخی اور شورے کی آمیزش سے پاک و خالی ہو تو وہی ہمارا مطلوب و مقصود ہے ورنہ وہ مردود پانی ہے اور کوئی بھی اس کی جانب رُخ نہیں کرے گا۔ البتہ اتنا ہوگا کہ اس کے ظاہر ہونے سے لوگ پانی ادھار لینے، تری یا نمی دیکھ کر زمین کے کھودنے کی تکلیف سے مامون ہو جائیں گے۔

عمل کا درست طریقہ اور اس کا نتیجہ

جب یہ مقدمہ معلوم کر لیا اب سوچو کہ اس مطلوب کے طالب کیلئے کسی راستے میں اس قسم کی سعی و کوشش جو پانی لا کر کسی گڑھے میں انڈیل کر کنواں قائم کرنے سے عبارت ہے، کسی کنواں کے کھودنے کی جدوجہد کے بغیر کسی صورت ممکن نہیں اسی طرح اس قسم کے کلمات کا علم اور اسی قدر ادراک پر اکتفاء کرنا سوائے محرومی کے کچھ نہیں ملتا ان اصطلاحات کے معانی سمجھ لینے سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا اس کی بدولت حجاب بے گانگی اور ظلمت شرک سے نجات مل جاتی ہے۔

ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت

لیکن ان معانی کے محض سمجھنے کے نتیجے میں سر یر ولایت کے سروروں کے آس پاس بھی نہیں پہنچ سکتا سنی سنائی روایات پر کان دھرنے اور زبانی قصے کہانیوں کے بولنے سے زلال (آب شیرین) محبت اور کاسات (جام) عنایت

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوْراً اور انہیں اپنے رب نے پاک وصاف وشفاف شربت پلایا نہیں چکھ سکتا۔ جب تک حیوانی خبیث نفس اور انسانی مردود صفات کو سالوں سال تو بہ وانابت کی کھٹالی و بھٹی میں قسم قسم کی مجاہدوں کی آگ میں جلا کر اور طرح طرح کے ریاضیات کے شکنجے میں کس کر پاک و

NYF Manzoor&Mehmoodabad Unit Khi

صاف نہ کیا جائے۔افکار فاسدہ اور تصورات باطلہ کے محرکات جو نفس امارہ کے لشکر ہیں، کے سروں کو ذکر مشروطہ کے گرز سے نہ کچلا جائے جس کے نتیجے میں آدمی کے باطن پر افسوس وندامت کا انمول و نایاب درد غالب نہ آئے یہاں تک کہ وہ عمر عزیز کی راتوں کو نوحہ اور آہ وزاری وفریاد کرنے میں دن نہ بنائے تب تک ان سعادتوں اور خوش نصیبوں کے آثار کی بو سالک کے مشام جان تک نہیں پہنچ سکتی ؎

بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيْ

تَرُوْمُ الْعِزَّ ثُمَّ تَنَامُ لَيْلاً يَغُوْصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّآلِيْ

☆یعنی سعی وجدو جہد کے مطابق ہی بلندی و بزرگی حاصل کی جاسکتی ہے جو شخص بلند وبالا مقاصد تک رسائی چاہتا ہے اس کیلئے دن رات ایک کرنا پڑتا ہے۔جب عزت واحترام بحال/ مطیع ہو جائے پھر آرام سے سو جاتا ہے سمندر میں وہی غوطہ لگاتا ہے جو لعل وجواہر کا طالب ہوتا ہے۔ ؎

سالها باید که تایک سنگ اصلی ز آفتاب

لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

☆یعنی سالہا سال درکار ہوتا ہے تب کوئی پتھر بدخشاں میں لعل یا یمن میں عقیق بن جاتا ہے مختصر مدت، معمولی کوشش اور آسانی سے کوئی اہم کام سر انجام نہیں ہوسکتا۔

اعلیٰ مقاصد کیلئے سخت محنت درکار

اے عزیز ! کانوں سے شہد کا نام سننا یا زبان سے شہد کا تذکرہ کرنا الگ بات ہے شہد کی مٹھاس کا چکھنا الگ بات، حلاوت شہد پاکر اس سے لطف اندوز ہونا دوسری بات ہے۔شہد کا نام لینا، اس کی صفات سننا ہر وقت ہر شخص کیلئے ممکن اور آسان ہے لیکن اسے چکھنا اور اس سے لطف اندوز ہونا سعی، کوشش اور اسباب تحصیل کے شرائط پر قیام پر موقوف ہوتا ہے۔اسی طرح مختلف اصطلاحات اور ان کے اشارات کا نام لینا شہد کا نام لینا سمجھ لیں، ان اصطلاحات کے معانی کی تفہیم شہد سے متعلق سننا جان

NYF Manzoor&Mehmoodabad Unit KHI

لیں ،شرائط سلوک کی دل و جان سے سختی کے ساتھ پابند ہونا شہد کے تحصیل اسباب کی مانند سمجھ لیں ، باطن میں نسیم عنایت الٰہی کی تاثیرات کا ظہور شہد چکھنے کی طرح جان لیں اور سالک کی ہستی کا جذبات الٰہی کی مقناطیس میں جذب ہو جانا ،عوالم علوی و سفلی کے اطوار غیوب میں قلبی ،سری اور روحی آئینے کا بدل جانا ،واردات غیبی کے مشاہدے سے وجد میں آنا ،سکر و مستی پانا حلاوت و مٹھاس شہد کی لذت جان لیں ۔ جس طرح شہد کھانے والے اور شہد دیکھے بغیر اس کے بارے میں گفتگو کرنے والے میں کوئی نسبت نہیں ہوتی اسی طرح راہ سلوک طے کرنے والے اور اسے طے کیئے بغیر اس سے متعلق گفتگو کرنے والے کے درمیاں اتنا دور کا تعلق نہیں ہوتا جتنا بتانے کے حد امکان میں آسکے یا کسی بیان و صفت کے میزان میں تل سکے ۔

از تو خبر بنام و نشان است خلق را وانگه همه بنام و نشان از تو بی خبر

نقش تو در خیال خیال از تو بی نصیب یاد تو بر زبان و زبان از تو بی خبر

شرح و بیان تو چه کنم زانکه تا ابد

فهم از تو عاجز است و بیان از تو بی خبر

☆یعنی اے اللہ! تیرے بہت سے بندے تیرے نام و نشان کی خبر دیتے پھرتے ہیں لیکن وہ تیرے حقیقی نام و نشان سے بے خبر ہیں ۔تیرا نقش لوگوں کے خیال میں موجود ہے لیکن خود خیال تیری معرفت سے محروم ہے تیرا ذکر لوگوں کی زبانوں پر جاری ہے لیکن زبان تجھ سے بے خبر و لاعلم ہے ۔تیری شرح و بیان میں کیا کروں کیونکہ میرا فہم تیری سمجھ سے قاصر اور میرا بیان تجھ سے بے خبر و ناواقف ہے ۔

قرب الٰہی کا حصول

اے عزیز !اگر اس معنی کے اسرار آسمان کی بلندیوں میں ملتے تو آسمان میں رہنے

والے مَا عَرَفْنَاکَ اے پاک ذات ہم تجھے کما حقہ نہ پہچان سکے ۔ کے فریاد کے نعرے نہ لگاتے اور عالم خاک کے رہنے والوں کیلئے بارگاہ حق میں رسائی میسر آتے تو اہل زمیں ہزاروں لاکھوں حسرت وندامت اور آہ ونالہ کے باوجود خاک پر رہنے پر مجبور نہ ہوتے (بلکہ آسمانوں میں چلے جاتے) نہ ساکنین آسمان کو اس حال کی خبر ہے اور نہ خطہ خاک کے باسیوں پر اس اسرار کا کوئی اثر ؎

بدو گر رسیدن میسر شدی

جهان را به پهلو بگر دیدمی

☆یعنی اگر اس تک رسائی میسر ہوتی تو میں جہاں وکائنات کو پہلو سے گردش دیتا اور اسے ترک کر دیتا۔

اور ؎

نیست گوئی این حقیقت یانیم من اهل راز

ذره ای گر اهلمی این در نماندی بسته باز

☆یعنی اسے نہ کہہ دیں یا میں اہل راز میں سے نہیں ہوں اگر مجھ میں ذرا بھی اہلیت ولیاقت ہوتی میرے لئے یہ دروازہ (کھلا رہتا اور) کبھی بند نہ ہوتا۔

لاکھوں عاشق خون کے آنسو پی رہے ہیں اور لاکھوں سالک بے قرار ہیں وہ زمانوں، قرنوں کے ہر آن اور ہر لحہ اس سعادت کے بوئے نسیم کیلئے اپنی جان نثار کرتے اور اپنی عمر عزیز کو اس کیلئے قربان کرتے ہیں لیکن انجام کار وہ ہیبتِ

مَالِلتُّرَابِ وَرَبُّ الْاَرْبَابِ یہ مٹی کہاں اور وہ رب الارباب کہاں؟

کے غلبے کے ساتھ ان کا منہ بند ہو جاتے ہیں، ان کی جگر سوکھ جاتی ہیں وہ جس راستے سے گئے تھے سوزِ دردِ فراق اور محبتِ آتش اشتیاق کے ساتھ پھر واپس لوٹ آتے ہیں اور یہ الاپتے ہیں ؎

آن رہ کہ می آمدم کدام است ای جان   تا باز روم کہ کار خام است ای جان

درہر گامی ہزار دام است ای جان   نامردان را عشق حرام است ای جان

☆یعنی اے محبوب! جس راہ سے میں آیا تھا وہ کہاں ہے تا کہ میں اس سے واپس جاؤں کیونکہ ابھی کار عشق خام ہے۔اے محبوب ہر قدم پر ہزاروں جال بچھے ہوئے ہیں ان سے سرخرو ہوکر نکل جانا جوانمردوں کا کام ہے میرا دعویٰ ہے کہ عشق نامردوں کیلئے حرام ہے۔

عاشقان الٰہی

اے عزیز! اس راہ کے چلنے والے اور اس درگاہ کے محرم عاشقان جانباز اور شیدایان تن گداز ہوتے ہیں وہ خواہشات کی گائے کو تلوار ناکامی سے قربان کردیتے ہیں اور تعلقات دنیوی کی رسیوں کو

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ (انعام ۲)	کہہ دو اللہ! پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کہ وہ اپنے فکر وغم میں گھلتے رہیں

کی قینچی سے کاٹ ڈالے ہیں غرور دشمن کے دھوکے کو جو

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ شیطان ان سے جھوٹے وعدے کرتا اور انہیں سبز باغ دکھا دیتا ہے

سے عبارت ہے، تبرا کہا گفتگوؤں کی رعونت سے اپنے روئے ہمت کو زبردست جستجو کی طرف موڑ دیا جسمانی لذتوں اور راحتوں کو قدم عزیمت سے روند ڈالا، دنیا کے غمکدے میں اپنے نفس کا ماتم کیا تمام اخروی منفعتوں اور سہولتوں کو رد کردیا بادیہ طلب میں ناگواری کوتحمل کرنا اور بلاؤں کے جاموں کے چسکے لینا اپنا شعار بنایا تو حید علمی کے حصول کے بعد توحید عملی کی حصول کے مرحلے میں سنی سنائی اور سوچی سمجھی باتوں سے لوح ضمیر کو دھو ڈالا اور اس امید میں کہ

مَنْ اٰثَرَ هَوَائِيْ عَلٰى هَوَاهُ میرے عشق ومحبت نے اس کے اپنے خواہش پر غلبہ پالیا۔

کے تحت قمار بازانِ افلاس کے صف میں شامل ہوجائے اور نسیمات عنایت کے راہ گزار خاک نشینوں

میں نحات الطاف ربانی سے مشرف ہو جائے ،عرصہ ولایت میں سبقت لے جانے والے اور بادیہ ہدایت کے خضر صفت ظلمات طبیعت سے عین الحیوۃ حقیقت کی راہ طے کر سکے علوم حقیقی کے نچوڑ والے چشمۂ آب حکمت سے جو شہود اسرار اور مطالعہ اخبار کا پھل دینے والا ہے، چسکیاں لے سکے بانجھ پن والے مجرد اصطلاحات یاد کرنے کی تکلیف سے جو ادھار کے پانی کی مانند ہے، کانوں کی ڈول اور تقلید پر مبنی دلائل کے ذریعے بتوں کے گمراہ کن خیالات کے کنواں میں ملتا ہے، سے مستغنی و بے نیاز ہو جائے سری وروحی انوار کشف والے فیضان کے نتائج سے بہرہ ور ہو جائے حسی مکدر زندگی کے قید لباس سے آزاد ہو جائے اور صفات ملکی ،اخلاق الٰہی اور حیات طیبہ سے زندہ جاوید ہو جائے ۔

اللہ تعالی ہمیں اور تمہیں اپنے اولیاء کے مقاصد و مآثر ارزانی فرمائے اور ہمیں اپنے اصفیاء کے مشارب میں پہنچا دے انه قریب مجیب والحمد لله وحده

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

NYF Manzoor&Mehmodabad Unit Kh